تعظیمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
اور
گستاخ رسول کی سزا

مصنف مولانا محمد اشرف قادری رضوی

مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

محمد ﷺ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

تعظیمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور

گستاخِ رسول کی سزا

مصنف

حضرت مولانا محمد اشرف قادری رضوی

خطیب جامع مسجد کھوڑ شہر ۔ ضلع اٹک

ناشر

مکتبہ ضیائیہ

بوہڑ بازار راولپنڈی فون: 552781

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب :- تعظیم رسول اور گستاخ رسول کی سزا
مصنف :- مولانا محمد اشرف قادری رضوی
ضخامت :- ۶۴ صفحات 23 x 36 / 16
تعداد :- گیارہ صد
تاریخ اشاعت :- اگست ۱۹۹۹ء
قیمت :- ۱۸؍ روپے
ناشر :- مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

ملنے کا پتہ

ہر اچھے بکسٹال سے طلب فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

مفکر اسلام حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ مدظلہ العالی

ناظم اعلیٰ ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

علم و ادب' صفا و تزکیہ' تقویٰ و احسان' جہد و جہاد اور بزرگی و پارسائی کسی کی میراث نہیں۔ یہ وہ گوہر نابدار ہے جو محض اللہ کے فضل و احسان سے ملتے ہیں —— اور اللہ کا فضل و احسان ساون کی طرح برستا ہے لیکن اس کے صاف و شفاف قطروں سے فیضیاب صرف وہی ہو سکتے ہیں جن کے دلوں کے ظرف میں محبت موجود ہوتی ہے۔ محبت ویسے بھی دوئی پسند نہیں ہوتی اس کی توجہ کا مرکز محبوب ہی ہوتا ہے اور پھر جب یہی محبت حسن ازل کے شاہکار آقا و مولا تاجدار نبوت سیدنا محمد ﷺ کے حرم جمال میں اتر جائے تو اس کے نزدیک ان کے اخلاق و خلق کے جلووں کے سوا دنیا پھیکی معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ مذہب تو "اعتقاد" کی راہوں میں اس میں مزید اضافہ کر دیتا ہے کہ "وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا"۔

دنیا کے کسی عام ادب میں بھی محبوب کو گالی دینا کوئی پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ یہ نازک مسئلہ مذہب کے سامنے اٹھایا جائے اور پھر اسلام تو سب مذہبوں کا بھی قبلہ و کعبہ ہے۔ اس کے اصول ہمہ گیر کائنات گیر بلکہ محشر گیر ہیں۔ اس میں تو گالی اور عیب چینی ویسے ہی جرم ہے چہ جائیکہ اس کا تختہ مشق صحیفوں سے زیادہ پاک حسن کے جلووں کو بنایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا شاتم اور سات قتل معاف نہیں ہوتا اس پر دینی علماء اور روحانی عاشقوں کا اتفاق ہے۔ اسی مسئلہ کو مولانا محمد اشرف قادری رضوی صاحب نے بڑے سلیقے سے اٹھایا ہے۔ مولانا محترم کی کتاب میں وقت کی کمی کی وجہ سے پڑھ نہیں سکا۔ حضرت کو اصرار تھا کہ کتاب جلدی چھاپ دی جائے۔ قارئین کی صف میں شامل ہو کر انشاء اللہ اس صحیفہ محبت کو پڑھوں گا۔ جستہ جستہ کتاب کے جو حصے پڑھے مولف کا ذوق محبت' عقیدت' خلوص اور محنت کا رنگ غالب دکھائی دیا۔ اللہ کرے حضرت کے قلم سے نفع بخش اشاعت کا سلسلہ جاری رہے۔ (آمین ثم آمین)

دعا جو و دعا گو

سید ریاض حسین شاہ

تقریظ

نباض قوم عالم باعمل رئیس التحریر سیدی الکریم
حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی
خلیفہ مجاز حضرت محدث اعظم پاکستان سیدنا محمد سردار احمد صاحب
قادری رضوی (رحمتہ اللہ علیہ)

فاضل عزیز مولانا محمد اشرف قادری رضوی سلمہ کی کتاب
“تعظیم رسول اور گستاخ رسول کی سزا”
(ﷺ)

ایک نظر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ماشاء اللہ مولانا محمد اشرف قادری رضوی صاحب نے اس بنیادی و اصولی مسئلہ کو مدلل طور پر بڑی محنت سے واضح فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ بوسیلہ مصطفیٰ (ﷺ) فاضل عزیز کی اس خدمت کو قبول فرمائے، علم و عمل میں برکت فرمائے اور کتاب کو مقبول و نافع بنائے (آمین)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے کیا خوب فرمایا ہے

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں!
اور ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ
(ﷺ)

دعاگو

ابوداؤد محمد صادق رضوی

گوجرانوالہ

فہرست

		صفحہ نمبر
۱	تقاریظ	۳
۲	انتساب	۹
۳	خراج عقیدت	۱۰
۴	ہدیہ عقیدت	۱۱
۵	ابتدائیہ	۱۲
۶	پیغام رضا علیہ الرحمہ	۱۴
۷	قرآن اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۷
۸	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۲۳
۹	دیکھے شاہوں کے دربار ملا اس دربار سا کوئی نہیں	۲۴
۱۰	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵
۱۱	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶
۱۲	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۲۸
۱۳	حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واری تیری نیند پر نماز	۳
۱۴	دروازۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ناخنوں سے دستک	۳۲
۱۵	تعظیم ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۳
۱۶	تعظیم کے درجے	۳۶
۱۷	اعلیٰ حضرتؒ اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۷
۱۸	بالوں کی تعظیم	۳۸

۱۹ آداب ملاقات ۳۸
۲۰ آداب محفل ۳۹
۲۱ پاک بستر کی تعظیم ۴۰
۲۲ تعظیم اسم محمد ﷺ ۴۱
۲۳ تعظیم رسول ﷺ اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ ۴۲
۲۴ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں ۴۳
۲۵ حضور اکرم ﷺ کی ہر چیز قابل تعظیم ہے ۴۵
۲۶ قرآن اور گستاخ رسول ﷺ ۴۷
۲۷ گستاخ رسول ﷺ اور اجماع امت ۵۰
۲۸ گستاخ رسول ﷺ کے بارے میں صحابہ کرام کا طرز عمل ۵۲
۲۹ گستاخ رسول ﷺ کی توبہ قبول نہیں ہوتی ۵۵
۳۰ غلاف کعبہ میں لپٹے ہوئے گستاخ کا قتل ۵۶
۳۱ گستاخ کو قبر نے قبول نہ کیا ۵۸
۳۲ گستاخ کا منہ ٹیڑھا ہو گیا ۵۸
۳۳ توہین رسالت کی سزا ۵۹
۳۴ رفیقہ حیات کو موت کے گھاٹ اتار دیا ۵۹
۳۵ عصاء مبارک کی بے ادبی کا نتیجہ ۶۰
۳۶ موئے مبارک کو اذیت دینے والے پر جنت حرام ۶۱
۳۷ اسم مبارک کی گستاخی کا انجام ۶۲
۳۸ خاتمہ ۶۳

انتساب

ناچیز اپنی سعی جمیل کو بصد عجز و نیاز بصد ادب و احترام حضور شیخ الحدیث، محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب علیہ الرحمتہ کے نام سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

جنہوں نے پرفتن دور میں مسلک حق اہلسنت و جماعت کی تشہیر اور پیغام مصطفی ﷺ کے لئے شب و روز صرف فرمائے اور جنہوں نے اپنی زندگی میں کسی گستاخ بے ادب سے مصافحہ نہ فرمایا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

دعا جو

ناچیز محمد اشرف قادری رضوی غفرلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد کھوڑ شہر ضلع اٹک

خراج عقیدت

روشنائی کی ہر بوند اس آنکھ کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جو فراق رسول ﷺ میں روتی ہے۔

روشنائی کی ہر بوند اس زبان کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جو رسول اکرم ﷺ کی مدح سرائی کرتی ہے۔

روشنائی کی ہر بوند اس دل کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جو محبت رسول ﷺ سے آباد ہے۔

ہدیہ عقیدت

بصد خلوص، عجز و نیاز حضور ابو عتیق مفتی محمد نصیرالدین صاحب قادری چشتی میروی رحمتہ اللہ علیہ (پنڈی گھیب) ضلع اٹک۔

جن کے قلم نے اسلام و سنیت کو تقویت بخشی اور بے شمار لوگوں کو گمراہ ہونے سے بچالیا۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

محمد اشرف قادری رضوی

ابتدائیہ

سلطان معظم ﷺ کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ سرکار دو عالم ﷺ اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے اور یاد رہے کہ حضور اکرم ﷺ کی اطاعت عین طاعت الٰہی ہے۔ طاعت الٰہی بے طاعت حضور ﷺ ناممکن ہے۔ یہاں تک کہ آدمی نماز میں ہو اور نبی ﷺ اسے یاد فرمائیں تو فوراً جواب دے اور دربار رسالت ﷺ میں حاضر خدمت ہو اور یہ شخص کتنی دیر تک حضور ﷺ سے کلام کرے بدستور نماز میں ہے۔ اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں۔ سرکار نامدار ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ سے لے کر اب تک تمام صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین اور جملہ علمائے متقدمین و متاخرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور عامہ مسلمین نبی کریم

ﷺ کی ہر طرح سے تعظیم و توقیر کرتے رہے مگر افسوس کہ اس زمانے میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو اس نبی ﷺ کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں لیکن تعظیم رسول ﷺ کو شرک و بدعت قرار دیتے ہیں اور حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ حضور ﷺ کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بانظر حقارت دیکھے وہ کافر ہے۔

دنیائے اسلام کے ہمدرد مسلمانوں سے ناچیز کی پرزور درد بھری اپیل ہے کہ دعا کیا کریں کہ خداوند تعالیٰ سادہ لوح مسلمانوں کو دین کے ڈاکوؤں سے محفوظ فرمائے اور ڈاکہ ڈالنے والوں کو ہدایت نصیب فرمائے (آمین بحق طٰہٰ و یٰسین ﷺ)

ناچیز محمد اشرف قادری رضوی غفرلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد کھوڑ شہر ضلع اٹک

پیغام رضا رحمتہ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں۔ تمہیں فتنے میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں۔ تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں، ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔

حضور اقدس ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں۔ حضور

علیہ السلام سے صحابہ کرام روشن ہوئے' ان سے تابعین روشن ہوئے' تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے' ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے' ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت۔ جس سے خدا اور رسول ﷺ کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص ۳)

دشمن احمد پہ شدت کیجئے   ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں   چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل   یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
نعرہ کیجئے یارسول اللہ کا   مفلسو! سامان دولت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب   اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی؟   عشق کے بدلے عداوت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام   جان کافر پر قیامت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور   جانب مہ پھر اشارت کیجئے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا   ایسے پیارے سے محبت کیجئے
آپ ہم سے بڑھ کر ہم پر مہرباں   ہم کریں جرم آپ رحمت کیجئے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

(اعلیٰ حضرت علیہ رحمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

قرآن اور تعظیم رسول ﷺ

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ○ (پ۲۶ — ع:۱۳)

اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کرنا اور ان کے حضور زوردار آواز نہ نکالنا، جس طرح زور سے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو، ورنہ تمہارے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو گی۔

مقام غور

اللہ اکبر کتنا بلند مقام ہے بارگاہ رسول ﷺ کا کہ اصحاب رسول جو ایمان میں سب سے اعلیٰ جماعت ہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ کا تمغہ امتیاز جنہیں بارگاہ خداوندی سے عنایت ہو چکا ہے۔ مگر اللہ عزوجل نے ان صحابیوں‘ غازیوں‘ مجاہدوں اور نمازیوں سے فرما رہا ہے کہ خبردار رہنا کہ بے شک تمہیں نبی ﷺ کی صحابیت کا شرف حاصل ہے لیکن میرے محبوب مکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں جب تم حاضری دو تو آپ ﷺ کی آواز سے اونچی آواز نہ نکالنا اور میرے محبوب ﷺ کو اس طرح نہ پکارنا جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو اور اگر تم نے بارگاہ رسالت ﷺ میں ذرہ برابر بھی بے ادبی کی تمہارے سارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو گی۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

یعنی آسمان کی چھت تلے ایک ایسا مقام ادب ہے جو عرش سے بھی زیادہ نازک تر ہے۔ میں اور آپ کس شمار میں ہیں۔ یہاں تو جنید

بغدادی، بایزید بسطامی (رحمہا اللہ تعالیٰ) جیسے ولی اونچی آواز سے بولنا تو کجا، اپنا سانس تک روک لیتے ہیں، اس لئے کہ یہاں اونچا سانس بھی سوء ادب ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝

(پ:۲۶ — ع:۹)

اے محبوب! (ﷺ) بے شک ہم نے تمہیں شاہد و مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مذکورہ آیت مبارکہ میں رسول معظم ﷺ کی تعظیم و توقیر کا حکم دیا۔ لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی ہر طرح سے تعظیم کرے ہر

جائز طریقے سے ادب بجا لائے اور حضور اکرم ﷺ کی اطاعت کرے کیونکہ حضور ﷺ کی اطاعت عین طاعت الٰہی ہے، طاعت الٰہی بے طاعت حضور ﷺ ناممکن ہے۔ حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ (شفاء شریف جلد ۲) میں تحریر فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے حضور ﷺ کی حرمت و توقیر کو واجب قرار دیا اور ان کی تکریم و تعظیم کو لازم فرمایا۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

لَا تَجْعَلُو دُعَآءَ الرَّسُوْلِ رسول کے پکارنے کو آپس میں
بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضُكُمْ ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا کہ تم ایک
بَعْضًا (پ:۱۸ — ع:۱۵) دوسرے کو پکارتے ہو۔

اس آیت کریمہ کے شان نزول میں حافظ ابو نعیم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ شروع ایام میں لوگ رسول اللہ ﷺ کو

یَامُحَمَّدُ، یا اباَلْقَاسِم کہہ کر مخاطب کر لیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ کی تعظیم و توقیر کا سکہ بٹھانے کی خاطر اس طرح پکارنے سے لوگوں کو منع فرما دیا۔ ان کا بیان ہے کہ اس کے بعد لوگوں نے یَانَبِیَّ اللّٰہ، یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وغیرہ القاب سے مخاطب کرنا شروع کر دیا تھا۔

(دلائل النبوۃ۔ جواہرالبحار شریف جلد اول)

اِسی طرح علامہ حافظ امام ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے متعدد نام اور کنیتیں ہیں لیکن ان میں سے کسی کے ساتھ آپ ﷺ کو ندا کرنا حرام ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری)

مسلمانوں یہ واقعی محل انصاف ہے جسے اس کا مالک و مولیٰ عزوجل نام لے کر نہ پکارے، غلام کی کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے۔ نیز علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نام سے پکارنا حرام ہے۔ بلکہ کہا جائے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، یَانَبِیَّ اللّٰہِ اور ظاہر ہے کہ یہ حکم آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی باقی ہے۔

نبی کی تعظیم و توقیر بیشک بحکم خدا مومنوں پہ ہے واجب
مگر شرک کہہ کر جہنم ٹھکانہ ہوا جو تمہارا تو پھر کیا کرو گے

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (پ:۲۶ — ع:۱۳)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

اس آیت کریمہ میں خداوند تعالیٰ نے ایمان والوں سے خطاب فرمایا کہ تم میرے محبوب مکرم ﷺ کا ادب کرنا، تعظیم و تکریم کرنا اور ان سے آگے نہ بڑھنا۔ اللہ تعالیٰ نے یَا اَیُّهَا النَّاس —— اے لوگو! نہیں فرمایا، سارے لوگوں سے خطاب نہیں کیا۔ اس لئے کہ سلطان معظم ﷺ کا ادب کرنا صرف اہل ایمان کا کام ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو بے ادب ہیں وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

(عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ)

اگرچہ مشک و گلاب سے اپنا منہ ہزار بار بھی دھو لیا جائے پھر بھی آپ کا نام مقدس زبان پر لانا کمال درجے کی بے ادبی ہے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

(مولانا روم علیہ الرحمہ)

یعنی اللہ تعالیٰ سے ہم ادب کی توفیق چاہتے ہیں۔ کیونکہ بے ادب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محروم رہتا ہے۔

صحابہ کرام اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلطان معظم ﷺ کی تعظیم و تکریم صحابہ کرام ہر طرح سے بجا لاتے۔ صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کی تعظیم اور مجلس کی آداب خود بیان فرمائے ہیں۔ دستور ہے کہ دنیا کا کوئی شہنشاہ آتا ہے تو اپنے دربار کے آداب خود بتاتا ہے اور جب جاتا ہے تو اپنے نظام آداب کو بھی لے جاتا ہے۔ مگر شہنشاہ دو عالم ﷺ کے دربار کا عالم ہی نرالا ہے' جب آپ ﷺ تشریف لاتے ہیں تو خالق کائنات آپ ﷺ کے دربار کا ادب نازل فرماتا ہے اور

کسی خاص وقت تک کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔ ادب کے قوانین مقرر فرماتا ہے۔

دیکھے شاہوں کے دربار ملا اس دربار سا کوئی نہیں

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کہ وہ مسلمان نہ ہوئے تھے حدیبیہ کے مقام پر حضور ﷺ سے صلح کی گفتگو کرنے کے لئے آئے اس موقع پر صحابہ کرام کو حضور ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے جو انہوں نے دیکھا تھا واپسی کے بعد مکہ شریف کے کافروں سے ان لفظوں میں انہوں نے بیان کیا۔

قسم خدا کی میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں۔ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا تھوک کسی نہ کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے پر اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی

تعمیل ہوتی ہے اور جب وہ وضو فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ وضو کا مستعمل (استعمال شدہ) پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے اور جب ان کی بارگاہ میں بات کرتے ہیں تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور تعظیماً ان کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔ (بخاری شریف جلد اول)

جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکر' عمر' عثمان' علی
اس وقت رسول اکرم ﷺ کے دربار کا عالم کیا ہو گا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرت کے موقع پر یار غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو جانثاری کی مثال قائم کی ہے وہ بھی اپنی جگہ بے مثال ہے کہ جب حضور ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں غار کے قریب پہنچے تو پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اندر گئے صفائی کی' غار کے تمام سوراخوں کو بند کیا' ایک سوراخ کو بند کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے اپنے پاؤں کا انگوٹھا رکھ کر اس کو بند کیا' پھر حضور اکرم ﷺ کو بلایا اور حضور ﷺ تشریف لے گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے

زانو پر سر رکھ کر آرام فرمانے لگے' اتنے میں سانپ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو کاٹ لیا۔ مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شدت الم کے باوجود محض اس خیال سے پاؤں نہ ہٹایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل بھی بے ادبی ہے۔ آخر جب پیمانہ صبر لبریز ہو گیا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب آنسو کے قطرے چہرہ اقدس پر گرے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے واقعہ عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈسے ہوئے حصے پر اپنا لعاب دہن لگایا تو فوراً آرام مل گیا۔

ایک اور روایت کے اندر آتا ہے کہ ایک دفعہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر! میں بڑا ہوں یا تو عرض کی آقا صلی اللہ علیہ وسلم عمر تو میری زیادہ ہے مگر بڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(خلفاء راشدین ص [illegible])

عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور تعظیم حکم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک دفعہ بشر نامی منافق اور یہودی کے درمیان کسی بات پر

جھگڑا ہو گیا۔ یہودی چاہتا تھا کہ جس طرح بھی ہو اسے حضور ﷺ کی خدمت میں لے چلوں۔ چنانچہ وہ کوشش کر کے اسے عدالت مصطفیٰ ﷺ میں لے گیا۔ دونوں نے اپنا اپنا واقعہ سنایا۔ حضور ﷺ نے واقعات سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں فرما دیا۔ اس پر منافق کو بہت غصہ آیا اور بگڑ گیا۔ باہر آ کر کہنے لگا مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں ہے۔ میں تو عمر کے پاس جاؤ گا اور ان کا فیصلہ منظور کروں گا۔ یہودی کہنے لگا ارے بیوقوف جب تمہارے نبی نے فیصلہ کر دیا ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بھی تو انہیں کے غلام ہیں اور پھر کوئی عقلمند آدمی ایسا نہیں ہے جو بڑی عدالت کے فیصلہ کے بعد چھوٹی عدالت میں رجوع کرے۔ مگر وہ منافق نہ مانا اور یہودی کو لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور منافق نے سارا قصہ سنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابھی خاموش تھے کہ یہودی نے کہا۔ جناب میری گذارش بھی سنئے۔ یہی جھگڑا لے کر فیصلہ کروانے کے لئے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے فیصلہ میرے حق میں فرمایا۔ مگر منافق بے ادب نے فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس لئے یہ مجھے

آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منافق سے پوچھا کیا ایسا ہی ہوا؟ اس نے کہا ہاں بس پھر کیا تھا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ غصے سے بھڑک اٹھے اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ بے ادبی برداشت نہ کر سکے۔ گھر میں داخل ہوئے ہاتھ میں تلوار پکڑی

فَضَرَبَ بِهِ الْمُنَافِقَ پس اس منافق کو قتل کر دیا

جب اس بے ادب و منافق کی جان نکل گئی تو فرمایا:

میں اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں اس شخص کے بارے میں جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو نہ مانے۔

(صاوی علی اجلالین ج۔۱ ص۱۹۸)

عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۶ ہجری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ عمرہ کے ارادے سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جب حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو قریش پر خوف و ہراس طاری ہوا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ بھیجا اور ان کو یہ ہدایات دیں کہ تم

قریش کو یہ بتانا کہ ہم جنگ کے ارادے سے نہیں آئے۔ ہم صرف عمرہ کی ادائیگی کے لئے آئے ہیں اور ان کو اسلام کی دعوت بھی دینا اور وہ مسلمان مرد و عورت جو مکہ میں ہیں ان کو فتح کی خوشخبری سنانا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کی طرف بڑھ رہے تھے کہ ان سے حضرت ابان بن سعید اموی ملے جو ابھی ایمان نہ لائے تھے۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی پناہ و ضمانت دی اور اپنے گھوڑے پر سوار کر کے ان کو مکہ مکرمہ لائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا۔ ادھر حدیبیہ میں صحابہ کرام کہنے لگے کہ عثمان رضی اللہ عنہ خوش نصیب ہیں کہ ان کو طواف بیت اللہ نصیب ہو چکا ہو گا۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ میرے بغیر طواف نہ کریں گے۔ اسی دوران یہ افواہ اڑ گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے بیعت لی جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ چونکہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دائیں ہاتھ پر بائیں ہاتھ کو مار کر ان کو بیعت کے شرف میں داخل فرمایا۔ بیعت رضوان کے بعد حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو مسلمانوں نے ان سے کہا۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ نے طواف بیت اللہ کر لیا۔ آپ نے جواب دیا۔ تم نے یہ میرے بارے میں بدگمانی کی اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں مکہ میں ایک سال تک بھی پڑا رہتا اور میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں ہوتے تب بھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طواف نہ کرتا۔ قریش نے مجھ سے طواف کرنے کے لئے کہا تھا میں نے انکار کر دیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اندر رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعظیم و ادب کا یہ پاس قابل ملاحظہ ہے کہ کفار بار بار پیشکش کر رہے ہیں کہ طواف کر لو مگر آپ جواب دیتے ہیں غلام کی کیا مجال کہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طواف کر لے۔ مسلمانو! غلام ہو تو ایسا ہو۔

حق تعالیٰ خوش ہوا عثمان سے
خوش تھے محبوب خدا عثمان سے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واری تیری نیند پر نماز

غزوہ خیبر کی واپسی میں مقام صہبا پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

عصر پڑھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر نہ پڑھی تھی اپنی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاتا ہوں تو حضور اکرم ﷺ کی نیند میں خلل آ جائے گا۔ زانو نہ ہٹایا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ جب چشم اقدس کھلی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی آفتاب پلٹ آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی۔ پھر سورج ڈوب گیا۔

تعظیم رسول ﷺ کی خاطر افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلوٰۃ وسطیٰ (نماز عصر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربان کر دی۔ چشم فلک نے ایسا منظر کبھی نہ دیکھا ہو گا۔ رب تعالیٰ کے ایک بندہ کی درخواست پر اس کے ایک فدائی کے لئے سورج کو پلٹایا گیا ہو اور ایک فدائی نے محض تعظیم و توقیر رسول ﷺ کے پیش نظر اتنی عظیم قربانی دی ہو۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت علی نے واری تیری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے

دروازۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ناخنوں سے دستک

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام ان کے دروازے پر ناخنوں سے دستک دیتے۔ (شفا شریف جلد ۲)

حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور ان کی توقیر کے لئے ضرب خفیف سے بہت ہلکی دستک دیتے تھے۔ (شرح الشفا مع نسیم الریاض جلد ۳)

صحابہ کرام جس طرح طوع و رضا کے ساتھ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرتے تھے۔ اس کے متعلق احادیث مبارکہ کثرت سے ملتی ہیں۔ ہم یہاں چند واقعات تعظیم ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحریر کرتے ہیں۔

تعظیم ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ سفر میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور ہمارے اونٹوں پر چادریں پڑی ہوئی تھیں جن میں سرخ ڈور تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ یہ سرخی تم پر غالب ہوتی جاتی ہے۔ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ ہم لوگ ایک دم ایسے گھبرا کے اٹھے کہ ہمارے بھاگنے سے اونٹ بھی اِدھر اُدھر بھاگنے لگے اور ہم نے فوراً سب چادریں اونٹوں سے اتار لیں۔ (ابو داوٗد شریف)

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نکال کر پھینک دیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کی انگاری اپنے ہاتھ میں ڈالے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا کہ تو اپنی انگوٹھی اٹھا اور بیچ کر اس سے فائدہ اٹھا۔ اس نے جواب دیا نہیں اللہ عزوجل کی قسم میں اسے

کبھی نہیں لوں گا۔ جب رسول اکرم ﷺ نے اسے پھینک دیا ہے تو میں اسے کبھی نہیں لوں گا۔ (مسلم شریف باب الخاتم)

(۳) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ گلابی رنگ کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ وہ فرماتے ہیں جب میرے آقا ﷺ نے مجھے یہ لباس پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا مَا هٰذَا یہ کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ سمجھ گئے کہ میرا یہ لباس آپ ﷺ کو پسند نہیں۔ وہ فوراً گھر گئے اور اس گلابی رنگ والے لباس کو اتار کر جلا دیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میں دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو سرکار دو عالم ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا۔ میں نے عرض کیا میں نے اسے جلا دیا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۶)

(۴) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ تھے جب ان کی شادی ہوئی اور جس رات دلہن کو گھر لائے اسی رات جنگ احد کے لئے حضور ﷺ نے منادی کروائی کہ مشرکین مکہ، مدینہ منورہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے چلو۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے اعلان رسول ﷺ سنا تو

اسی وقت اپنی بیوی سے جدا ہو کر میدان جہاد کی طرف چلنے کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ جب حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ پہلی رات اپنی بیوی کو چھوڑ کر جانے لگے تو بیوی نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور روتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے آپ کی خاطر اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو چھوڑا اور آپ اب مجھے چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟ تو آپ نے فرمایا اے بیوی! مجھے میدان جہاد میں جانے سے مت روکو۔ یہ فرمان رسول ﷺ ہے جس پر ساری دنیا قربان کی جائے تو بھی کم ہے۔ بہرحال آپ لشکر اسلام میں شامل ہو گئے اور کئی کافروں کو فی النار کرنے کے بعد شہید ہو گئے۔ جب جنگ ختم ہوئی تو تمام شہداء کی لاشوں کو جمع کیا گیا تو حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی لاش نہ ملی۔ پھر سرکار دو جہاں ﷺ نے آسمان کی طرف چشم نبوت اٹھائی تو کیا دیکھا کہ نورانی فرشتے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسل دے رہے ہیں۔ اسی دن سے آپ کا لقب غسیل الملائکہ مشہور ہو گیا۔

(مواہب لدنیہ جلد اول)

تعظیم کے درجے

حضور فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہ العالی (براؤں شریف بھارت) فرماتے ہیں کہ عرف عام کے اعتبار سے تعظیم کے کل چار درجے ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ درجہ سجدہ ہے۔ پھر رکوع پھر دو زانو بیٹھنا اور پھر قیام یعنی کھڑا ہونا۔

(۱) **سجدہ** سجدہ ہماری شریعت میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی دوسرے کو کرنا حرام ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو کسی مخلوق کے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (مشکوۃ ص ۲۸۱)

(۲) **رکوع** تعظیم کا دوسرا درجہ یعنی بقدر رکوع جھک کر کسی کی تعظیم کرنا یہ بھی ہماری شریعت میں منع ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۳۶۹ میں جواہر الاخلاطی سے ہے: بادشاہ ہو یا کوئی دوسرا اس کے لئے بقدر رکوع جھکنا منع ہے کہ یہ آتش پرستوں کے فعل کے مشابہ ہے۔ تعظیم کا تیسرا اور چوتھا درجہ یعنی کسی کی تعظیم کے لئے دو زانو بیٹھنا یا کھڑا ہونا تو یہ ہماری شریعت میں جائز ہیں اسی لئے عوام و خواص میں معمول و رائج

ہیں۔ لہٰذا واضح ہے کہ جب "ابلیس ملعون" نبی علیہ السلام کی اعلیٰ درجہ تعظیم سے انکار کے سبب زائدہ درگاہ ہو گیا تو جو شخص نبی علیہ السلام کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے سے بھی انکار کرے گا جو چوتھے نمبر کی ادنیٰ درجہ تعظیم ہے تو بدرجہ اولیٰ مردود بارگاہ الٰہی ہو گا۔

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اور تعظیم رسول ﷺ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمتہ کے وصال باکمال کا وقت قریب آیا تو آپ علیہ الرحمتہ نے فرمایا۔ اے میرے عزیزو میری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ جب میری روح میرے قفس عنصری سے پرواز کر جائے تو میری قبر اتنی گہری کھودنا جس میں احمد رضا کھڑا ہو سکے۔ عقیدت مندوں نے عرض کیا۔ جناب قبر تو اتنی گہری ہونی چاہئے جس میں آدمی بیٹھ سکے۔ آپ علیہ الرحمتہ نے فرمایا یہ درست ہے مگر میں نے حدیث مصطفیٰ ﷺ میں پڑھا ہے کہ قبر میں، غاروں میں رونے والے آقا ﷺ کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ میری محبت کو یہ گوارا نہیں کہ حضور اکرم ﷺ تشریف

لائیں اور میں بیٹھا رہوں۔ میری قبر کو اتنا گہرا کھودنا کہ جب سرکار ﷺ تشریف فرما ہوں تو میں کھڑا ہو کر ان کا استقبال کر سکوں۔

سرکار اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ
اس برے مذہب پر لعنت کیجئے

بالوں کی تعظیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک دفعہ حضور ﷺ سر منڈوا رہے تھے اور صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو گھیر لیا۔ ان میں ہر ایک یہ ہی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کا بال مبارک میرے ہاتھ میں آئے۔ یعنی ہر ایک کی کوشش تھی کہ حضور ﷺ کے سر انور کا بال مبارک میرے ہاتھ میں آئے۔ (مسلم شریف جلد ۲

آداب ملاقات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مدینہ شریف کی ایک گلی میں حضور اقدس ﷺ سے میرا سامنا ہو گیا اور

(پلید) حالت میں تھا۔ میں نے گوارا نہ کیا کہ اس حالت میں سرکار ﷺ کے سامنے آؤں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کو دیکھتے ہی راستہ بدل گیا اور غسل کر کے آپ ﷺ کی خدمت عظمت میں حاضر ہوا تو: فرمایا اے ابو ہریرہ تو کہاں تھا فرماتے ہیں میں نے کہا میں پاک نہ تھا اس لئے ناپاکی کی حالت میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھنا پسند نہ کرتا تھا۔ (ابو داؤد شریف جلد ۱ ص ۳۴)

آداب محفل

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ صحابہ کرام علیہم رضوان آپ ﷺ کے سامنے اس طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ گویا ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ (ابو داؤد شریف جلد ۲)

پاک بستر کی تعظیم

حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ابو سفیان صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ منورہ میں اپنی بیٹی سے ملنے آئے۔ جب بستر پر بیٹھنے لگے تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جلدی سے بستر الٹ دیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کے محبوب ﷺ کا پاک بستر ہے اور تم مشرک ہو۔

قرآن فرماتا ہے: (ترجمہ) بے شک مشرک پلید ہے۔

لہٰذا تم بستر نبوت ؐ پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہو۔ ابو سفیان کو تو اس سے بڑا رنج ہوا۔ مگر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے دل میں جو عظمت و محبت اور تعظیم رسول ﷺ تھی وہ کب برداشت کر سکتی تھی کہ بستر نبوت پر ایک مشرک بیٹھے۔ گویا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ کی عظمت و محبت کو محبت رسول ﷺ پر قربان کر دیا۔ کیونکہ یہ ہی تو ایمان کی شان ہے کہ باپ چھوٹتا ہے تو چھوٹ جائے مگر محبت رسول ﷺ کا دامن نہ چھوٹے۔

تعظیم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلطان محمود غزنوی نے ایک روز اپنے خادم خاص سے کہا۔ ایاز کے بیٹے پانی لاؤ۔ ایاز نے جب بادشاہ کے منہ سے یہ الفاظ سنے تو اسے فکر ہوا کہ شاید سلطان محمود غزنوی میرے بیٹے سے ناراض ہے جو آج اس نے میرے بیٹے کا نام لے کر نہیں بلایا بلکہ ایاز کا بیٹا کہا ہے۔ بہرحال ایاز پریشان ہو گیا۔ بادشاہ نے ایاز سے پوچھا کیا وجہ ہے تم پریشان کیوں ہو؟ ایاز نے کہا شاہ معظم! آج آپ نے میرے بیٹے کو بلایا مگر اس کا نام لے کر نہیں بلایا بلکہ ایاز کا بیٹا کہہ کر بلایا۔ مجھے فکر ہوا شاید میرے بیٹے سے کوئی گستاخی ہوئی ہے۔ اس نے کوئی بے ادبی کی ہے۔ سلطان محمود غزنوی نے ایاز کی بات سن کر کہا۔ اے ایاز میں تمہارے بیٹے سے ناراض نہیں ہوں بلکہ وجہ یہ تھی کہ تیرے بیٹے کے نام میں لفظ "محمد" آتا ہے اور جس وقت میں نے اسے بلایا تھا اس وقت میرا وضو نہیں تھا۔

مرا شرم آمد کہ لفظ محمد بر زبان من
گزرد وقت کہ بے وضو باشم

یعنی مجھے شرم آتی ہے کہ بے وضو لفظ "محمد" زبان پر لاؤں۔ (روح

البیان جلد ۷ ص ۱۸۵)

تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام مالک رضی اللہ عنہ

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمتہ تحریر فرماتے ہیں:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں کسی جانور کی سواری نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ مجھے خداوند تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ جس زمین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمائیں میں اس کو اپنے جانوروں کی سموں (کھروں) سے روندوں۔ (شفاء شریف جلد ۲)

اور اسی طرح سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ جب کبھی سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک کرتے یا آپ کے پاس ذکر کیا جاتا تو آپ کا رنگ مبارک بدل جاتا اور (امام مالک) جھک جاتے ایک دن کسی نے پوچھ لیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو فرمایا جو میں دیکھتا ہوں اگر تم دیکھ لو تو تم کبھی انکار نہ کرو۔ (شفاء شریف)

مزید روایت کے اندر آتا ہے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری زندگی میں کبھی مدینہ منورہ کی حدود میں پیشاب نہیں کیا۔

دعا خداوند تعالیٰ ایسے حضرات کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ ان کی قبروں کو جنت کے باغوں میں سے باغ بنائے۔ اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ کا جنت میں پڑوس نصیب فرمائے۔ (آمین بحق طٰہٰ و یٰسین ﷺ)

جو ہمیں ادب کا سبق سکھا گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں

حضرت علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمتہ تحریر فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ اموی گورنر مروان بن الحکم روضہ منورہ کے پاس حاضر ہوا تو یہ دیکھا کہ ایک شخص قبر انور سے چمٹا ہوا پڑا ہے۔ مروان نے اس کی گردن پکڑ کر اٹھایا اور کہا کہ اے شخص! تجھے کچھ خبر ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟ تو اس شخص نے سر اٹھا کر جواب دیا کہ ہاں میں خوب جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ اے مروان! میں مٹی اور پتھر کے پاس نہیں آیا ہوں بلکہ میں رسول اللہ ﷺ کے دربار گہربار میں حاضر ہوں۔ اے مروان! جب پرہیزگار لوگ حاکم بنیں تو رونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن جب نااہل لوگ دین کے والی بنیں

تو رونا چاہئے۔ مروان یہ گرم گرم جملے سن کر خاموشی کے ساتھ چلا گیا۔ مطلب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ بزرگ جنہوں نے مروان گورنر کو جھنجوڑ کر ڈانٹ دیا' یہ جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ (وفاء الوفا)

توجہ

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مروان گورنر کو جھڑک دیا اور یہ فرمایا کہ میں مٹی اور پتھر کے پاس نہیں آیا ہوں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ہوں۔ صحابی رسول ﷺ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے اس مسئلہ پر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ روضہ انور پر حاضری دینے والا یہ یقین و ایمان رکھے کہ میں بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا ہوں اور سرور دو عالم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور میں اور میرے تمام اعمال ان کے پیش نظر ہیں۔ اس لئے ہر زاہر قبر انور کے پاس وہی ادب و احترام اور تعظیم و توقیر ملحوظ رکھتے تھے۔ جو صحابہ کرام علیہم رضوان بارگاہ نبوت علیہ السلام میں حاضر ہونے کے وقت ملحوظ رکھتے تھے کیونکہ آج بھی سرکار ابد قرار ﷺ اپنے تمام لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں اور اپنی امت کے اعمال و احوال سے باخبر ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

زاہر طیبہ

جب حضور اکرم ﷺ کے روضہ انور پر حاضری کا شرف حاصل ہو تو تو مسجد نبوی ﷺ میں روضہ انور کے مواجہہ اقدس میں دعا مانگنے کا مودب طریقہ یہی ہے کہ سرکار ﷺ ہی کی طرف منہ کر کے دعا مانگیں۔ کیونکہ اس جگہ کعبہ مکرمہ کی طرف منہ کرنے سے قبر انور کی طرف پشت ہو جاتی ہے جس کو محبت رسول ﷺ سے لبریز دل کبھی گوارا نہیں کر سکتا۔

سر جاتا ہے تو جائے مگر آقا ﷺ کو پشت نہ ہونے پائے

کیونکہ

اسی جانب کو جھک جاتا ہے کعبہ
میرے محبوب ﷺ رخ تیرا جدھر ہو!

حضور اکرم ﷺ کی ہر چیز قابل تعظیم ہے

حضرت علامہ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان تمام مقامات اور ان تمام اشیاء کی تعظیم و تکریم کرنا جن کو حضور ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ درحقیقت حضور ﷺ ہی کی تعظیم و تکریم ہے اور بہت ہی خیر و برکت کا باعث ہے۔ یہاں تک کہ جس سرزمین کی مٹی کو حضور ﷺ کے جسم مقدس کے ساتھ لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے لازم ہے کہ اس کے میدانوں کی بھی تعظیم کی جائے اور اس کی ہواؤں کو سونگھا جائے اور اس کے در و دیوار کو بوسہ دیا جائے۔ (شفاء شریف ج ۲)

غرض یہ کہ حبیب اور حبیب کے مقامات، ملبوسات، برکات کی تعظیم و تکریم کرنی چاہئے یہی وجہ ہے کہ حضرت امام مالک علیہ الرحمتہ نے اس شخص کو تیس درے مارنے کا حکم دیا تھا جس نے یہ کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی مٹی خراب ہے۔ آپ نے فرمایا جس سرزمین میں افضل الخلاق ﷺ آرام فرما ہیں تو کہتا ہے کہ اس سرزمین کی مٹی خراب ہے تو اس لائق تھا کہ تیری گردن اڑا دی جائے۔ (شفاء شریف)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم ﷺ
اس خاک پہ قربان دل شیدا ہے ہمارا

ایک روایت میں ہے۔ حضرت اسمٰعیل بن یعقوب تیمی فرماتے ہیں کہ ابن سکندر مسجد نبوی ؐ کے صحن میں ایک خاص جگہ پر لیٹتے۔ ان سے اس بات کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس جگہ پر رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے۔ (وفاء الوفاء)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا گیا کہ منبر اقدس میں جو جگہ حضور اکرم ﷺ کے بیٹھنے کی تھی وہاں اپنے ہاتھوں کو ملتے، پھر اپنے منہ پر پھیر لیتے۔ (شفاء شریف ص ۴۴/۳)

مقام غور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابی نے لوگوں کے سامنے یہ کام کیا اس سے ظاہر ہے کہ ان کو یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ ہمارے اعتقاد میں یہ بات داخل ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کا جسم مقدس تو کیا کپڑے بھی جس مقام پر لگ جائیں وہ مقام متبرک ہو جاتا ہے۔ اس مقام سے برکت حاصل کی جائے اور اس مقام کی تعظیم و تکریم کی جائے۔

قرآن اور گستاخ رسول ﷺ

دیکھو رب عزوجل فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (پ۱۔ ع۱۳)

(ترجمہ) اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ﷺ ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

شانِ نزول

مومنین کا طریقہ تھا کہ جب ان پر کوئی علمی چیز بیان ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کو عرض کرتے رَاعِنَا یارسول اللہ ﷺ ۔ یعنی ہماری رعایت اور ہماری طرف توجہ فرمائیے تاکہ آپ ﷺ کا چہرہ ہماری طرف رہے اور ہم آپ ﷺ کا کلام اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اس سے یہود کو موقعہ مل گیا کہ ان کے ہاں لفظ رَاعِنَا لغت عبرانیہ یا سریانیہ میں گالیوں کا کلمہ تھا جو ایک دوسرے کو اس سے گالیاں دیتے تھے۔ جب انہوں نے یہ کلمہ مومنین کے منہ سے سنا تو موقع پا کر اس کلمہ سے حضور ﷺ کو بلانے لگے اور ان کا مقصد اس سے گالیاں کا ہوتا۔ مومنین کو اس کلمہ سے روکا گیا کیونکہ اس میں یہود کی زبان سے التباس پڑتا تھا اور انہیں حکم ہوا کہ اس کے ہم معنی لفظ کو استعمال کریں کہ جس میں

کسی قسم کا التباس نہ ہو۔

وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا ہماری طرف توجہ فرمایئے۔ نَظْرَۃٌ سے ماخوذ ہے یعنی اِنْتَظِرَۃٌ وَاسْمَعُوْا اور اچھی طرح سنو وہ کلام جو تمہارے ساتھ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اور ان مسائل کو یاد کر لو جو آپ ﷺ تمہیں فرماتے ہیں۔ صرف یاد ہی نہیں بلکہ انہیں دل میں جگہ دو یہاں تک کہ تم استعداد اور طلب مراعات کے محتاج نہ رہو۔ وَلِلْکٰفِرِیْنَ یہود کے لئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اہانت کی اور انہیں گالیاں عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ عذاب دردناک ہے جبکہ انہوں نے بہت بڑی گالیاں دینے پر جرأت کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایسے الفاظ سے احتراز کیا جائے جن میں تعریض ہو۔

(روح البیان جلد اول ص۲۴۰)

دیکھ رب عزوجل فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (پ۱۰۔ ع۱۴)

(ترجمہ) وہ جو رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

دیکھ رب عزوجل فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا○ (پ۲۲۔ع۴ سورہ الاحزاب)

(ترجمہ) بے شک جو لوگ اللہ و رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ عزوجل نے اُن کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دیکھ رب عزوجل فرماتا ہے

الٓمّٓ○ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ ھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ○ (پ۲۰ سورہ العنکبوت)

(ترجمہ) کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہو گی۔

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اجماع امت

(۱) قال ابو بکر بن المنذرا جمع عوام اهل العلم علی ان من سب النبی صلی اللہ علیه وسلم یقتل قال ذٰلك مالك

بن انس والليث واحمد و اسحاق وهو مذهب الشافعي قال القاضي ابوالفضل توبته عند هؤلاء و بمثله قال ابو حنيفة و اصحابهٗ والثوري و اهل الكوفة والاوزاعي في المسلمين لکنهم قالوا هي ردة۔

(ترجمہ) امام ابو بکر بن منذر نے فرمایا' عامہ علماء اسلام کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو سب کرے قتل کیا جائے۔ ان ہی میں سے مالک بن انس' لیث' احمد' اسحاق (رحمہ اللہ) ہیں اور یہی شافعی رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے۔ قاضی عیاض نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا یہی مقتضی ہے (پھر فرماتے ہیں) اور ان ائمہ کے نزدیک اس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ان کے شاگردوں' امام ثوری' کوفہ کے دوسرے علماء اور امام اوزعی کا قول بھی اسی طرح ہے ان کے نزدیک یہ ردت ہے۔

(۲) قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبي صلى الله عليه وسلم المتنقص لهٗ كافر والوعيد جار عليه بعذاب الله لهٗ و حكمهٗ عندالمة القتل و من شة في

کفرہ و عذابہ کفر۔ (الشفاء ج۸، نسیم الریاض شرح الشفاء جلد۳)

(ترجمہ) محمد بن سحنون نے فرمایا۔ علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا حضور ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے، کافر ہے۔

(۳) و قال ابو سلیمان الخطابی لا اعلم احدا من المسلمین اختلف فی وجوب قتلہ اذا کان مسلمًا۔ (الشفاء ج۲ ص۲۲۹، فتح القدیر شرح ہدایہ ج۳ ص۳۰۷)

(ترجمہ) امام ابو سلیمان الخطابی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جب مسلمان کہلانے والا نبی ﷺ کے سب کا مرتکب ہو تو میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے اس کے قتل میں اختلاف کیا ہو۔

(۴) ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصًا فی نفسہ او نسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرّض بہ او شبہہٗ بشیء علٰی طریق السب لہٗ

او الازراء علیه او التصغیر بشانه او الغض منه والعیب لهٗ فهو سابٌ لهٗ والحکم فیه حکم الساب یقتل کما نبینهٗ و لا نستثنی فصلاً من فصول هٰذا الباب علٰی هٰذا المقصد و لا نمتری فیه تصریحًا کان او تلویحًا ..... و هٰذا کلهٗ اجماعٌ من العلماء وائمة الفتوٰی من لکدن الصحابة رضوان اللّٰه علیهم الٰی هلم جرا۔ (الشفاء ص ۲۱۴ جلد ۲، الصَّارِمُ الْمسلُول ص ۵۲۵)

(ترجمہ) بے شک ہر وہ شخص جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی یا حضور ﷺ کی طرف کسی عیب کو منسوب کیا یا حضور ﷺ کی ذات مقدسہ آپ ﷺ کے نسب دین یا آپ ﷺ کی کسی خصلت سے کسی نقص کی نسبت کی یا آپ ﷺ پر طعنہ زنی کی یا جس نے بطریق سب اہانت یا تحقیر شان مبارک یا ذات مقدسہ کی طرف کسی عیب کو منسوب کرنے کے لئے حضور ﷺ کو کسی چیز سے تشبیہ دی وہ حضور ﷺ کو صراحۃً گالی دینے والا ہے اسے قتل کر دیا جائے۔

ہم اس حکم میں قطعاً کوئی استثنا نہیں کرتے نہ ہم اس میں کوئی

شک کرتے ہیں۔ خواہ صراحۃً توہین ہو یا اشارتاً کنایتہً۔ اور یہ سب علماء امت اور اہل فتویٰ کا اجماع ہے۔ عہد صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے لے کر آج تک۔

(۵) والحاصل انہٗ لا شکَ و لا شبہۃ فی کفر شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فی استباحۃ قتلہ و ہو المنقول عن الائمۃِ الاربعۃ۔ (فتاوی شامی حنفی ص۳۲۱ جلد ۳)

(ترجمہ) خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والے کے کفر اور اس کے مستحق قتل ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ چاروں ائمہ (ابو حنیفہ' مالک' شافعی' احمد بن حنبل) سے یہی منقول ہے۔

گستاخ رسول ﷺ کے بارے میں صحابہ کا طرز عمل

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسند خلافت پر بیٹھتے ہی جس شدت کے ساتھ مرتدین کو قتل کیا محتاج بیان نہیں۔ صحابہ کرام کے لئے مرتد کو زندہ دیکھنا ناقابل برداشت تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما دونوں رسول اللہ ﷺ کی طرف

یمن کے دو مختلف حصوں پر حاکم تھے۔ ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل حضرت ابو موسیٰ اشعری سے ملاقات کے لئے آئے۔ ایک بندھے ہوئے شخص کو دیکھ کر انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا یہ یہودی تھا۔ مسلمان ہونے کے بعد پھر یہودی (ہو کر مرتد) ہو گیا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت معاذ بن جبل کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے تین بار فرمایا۔ جب تک اِسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا۔ (قتل مرتد) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فیصلہ ہے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے اسی وقت قتل کر دیا گیا۔

(بخاری شریف: ج ۲، ابو داؤد: ج ۲، نسائی: ج ۲ ص ۱۵۲)

گستاخ رسول ﷺ کی توبہ قبول نہیں ہوتی

(۱) جو رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے (اس کی توبہ قابل قبول نہیں) دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت کا

اجماع ہے کہ نبی ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (حاشیہ وجز امام کردری جلد ۳ ص ۳۲۱)

(۲) جو نبی ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے۔ اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے۔ اس سے وہی برتاؤ کیا جائے گا جو مرتدوں سے کرنے کا حکم ہے اور اسے دنیا میں کسی طرح معافی نہ دیں گے اور اجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (فتاویٰ خیریہ علامہ خیرالدین رملی استاد صاحب در مختار جلد ۱ ص ۹۵)

(۳) جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور ﷺ کو برا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی عیب لگائے یا شان گھٹائے وہ بلا شبہ کافر ہو گیا ہے اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔ (کتاب الخراج امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ، ص ۱۱۲)

غلاف کعبہ میں لپٹے ہوئے گستاخ کا قتل

ابن خطل رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی شان اقدس میں

بدزبانی کرتا تھا۔ اس کی دو باندیاں تھیں۔ وہ اس کے سامنے حضور ﷺ کی ہجو گاتی تھیں۔ مکہ فتح ہونے کے وقت خانہ کعبہ میں پناہ گزین ہونے کے لئے غلاف کعبہ سے لپٹ گیا۔ حضور اکرم ﷺ کو خبر دی گئی کہ ابن خطل غلاف کعبہ سے لپٹا ہوا ہے۔ سردار دو عالم ﷺ نے فرمایا جہاں بھی ہے اس کو قتل کر دو۔ لہٰذا فرمان رسول ﷺ کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت سعید بن حریث اور عمار بن یاسر (دوسری روایت میں ہے) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہم نے اسی مقام پر غلاف کعبہ میں لپٹے ہوئے اس کی گردن اڑا دی گئی۔

(مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد ۲)

نکتہ گستاخی رسول ﷺ ناقابل معافی ایسا قبیح جرم ہے کہ کعبۃ اللہ امن کی جگہ اور متبرک ہے لیکن گستاخی کے مرتکب کو وہاں بھی کوئی پناہ نہیں یعنی ایسے شخص کے لئے روئے زمین پر کسی فرد کو پناہ دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ واقعہ ہر کلمہ گو کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

گستاخ کو قبر نے قبول نہ کیا

ایک نصرانی بارگاہ مصطفوی ﷺ میں حاضر ہو کر مشرف اسلام ہوا اور پھر اس نے نبی مکرم ﷺ سے قرآن کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ جب اُس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے وحی لکھنے پر متعین فرمایا۔ اس کی بدبختی کہ اس نے دین اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ نصرانیت کو اختیار کر لیا اور نبی اکرم ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کرتے ہوئے لوگوں سے کہنے لگا کہ محمد (ﷺ) صرف اتنا جانتے ہیں جتنا کہ میں نے انہیں لکھ کر دیا ہے۔ چنانچہ اس بدبخت کو جب موت آئی' تو لوگوں نے اس کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۱۱)

گستاخ کا منہ ٹیڑھا ہو گیا

مکہ مکرمہ میں ایک شخص ابو العاص جو اپنا منہ ٹیڑھا کر کے نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں بے ادبی کیا کرتا تھا۔ ایک روز جو اس

نے منہ ٹیڑھا کر کے نبی اکرم ﷺ کی بے ادبی کی تو آپ ﷺ کو ناگوار گزرا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو ایسا ہی ہو جا۔ حضور ﷺ کی زبان مبارک سے یہ نکلنا تھا کہ اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا۔ پھر مرتے دم تک ٹیڑھا ہی رہا۔ (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۷۹)

توہین رسالت کی سزا

علامہ قسطلانی شارح بخاری اپنی کتاب مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ میدان احد میں جس نے حضور اکرم ﷺ کا دانت مبارک شہید کیا تھا اس کی نسل میں جو بچہ بھی پیدا ہوتا تھا جب وہ بڑا ہوتا تھا تو اس کے دانت ٹوٹے ہوئے ہوتے تھے۔

رفیقہ حیات کو موت کے گھاٹ اتار دیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد باندی تھی۔ اس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنی اور گالیاں دینی شروع کیں تو اس نابینا صحابی نے

ہتھیار (خنجر) لیا اور اس کے پیٹ میں رکھا اور وزن ڈال کر دبا دیا اور مار ڈالا۔ جب یہ واقعہ رسول معظم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو نابینا صحابی نے عرض کیا۔ یارسول ﷺ اسے مارنے والا میں ہوں۔ یہ آپ ﷺ کو گالیاں دیتی اور گستاخیاں کرتی تھی۔ میں اسے روکتا نہ رکتی میں اسے دھمکاتا تھا باز نہ آتی اور اس سے میرے دو بچے موتیوں کی طرح ہیں اور وہ مجھ پر مہربان بھی تھی۔ آج رات اس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کیں اور گالیاں دیں۔ میں نے خنجر لیا اس کے پیٹ پر رکھا اور زور لگا کر اسے مار ڈالا۔

(یہ سن کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگو گواہ رہو اس کا خون رائیگاں (ناقابل سزا) کر دیا۔ (ملخص من سنن' ابوداؤد)

عصاء مبارک کی بے ادبی کا نتیجہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں حضور اکرم ﷺ کا عصاء مبارک تھا۔ جہجاہ نے غصے کی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لے کر اس کو گھٹنے پر رکھ کر زور سے توڑنا چاہا۔ ہر طرف سے شور ہوا۔ ارے یہ کیا کرتا ہے۔ مگر اس نے نہ سنا اور توڑ ہی ڈالا۔

اس کے ساتھ ہی اس کے گھٹنے میں ایک پھوڑا پیدا ہوا جس کو اکلہ کہتے ہیں جو جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ تھوڑے عرصہ میں پاؤں کاٹنے کی ضرورت پیش آئی اور ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ اس کی تکلیف سے وہ مر گیا۔ (شفاء شریف)

مقام غور ہے کہ جب ان کے تبرکات کی بے ادبی تباہی کا موجب ہے تو خود ان کی بے ادبی کے نتائج کیا ہوں گے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

موئے مبارک کو اذیت دینے والے پر جنت حرام

حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے فرما رہے تھے جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت پہنچائی تو اس پر جنت حرام ہے۔ (کنزالعمال ص ۲۷۶/۲)

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکہ ابر رافت پہ لاکھوں سلام

اسم مبارک کی گستاخی کا انجام

مولانا جلال الدین محمد رومی علیہ الرحمتہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

آں دین کژ کر راز تسخر بخواند
نام احمد را دہانش کژ بماند

(ترجمہ) ایک شخص نے استہزاء کے طور پر حضور ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کو منہ ٹیڑھا کر کے لیا تو اس کا منہ ٹیڑھا ہی رہ گیا۔

(مثنوی مولانا روم دفتر اول)

خاتمہ

سلطان معظم، رسول مکرم ﷺ کی زلف گرہ گیر کے اسیر، باادب، بانصیب اور بے ادب بے نصیب

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

تاجدار کائنات ﷺ کا ذکر کرتے وقت دامن ادب و احترام ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ چھوٹا تو یہ نہ چھوٹے گا بلکہ دامن ایمان چھوٹے گا۔ سرکار ابد قرار ﷺ کو پیاری پیاری صفات کے ساتھ پکارو۔ اسی میں ادب ہے، تعظیم و تکریم ہے، اجلال ہے، اکرام ہے۔ یہ ہی تو تقاضائے ایمان ہے۔ بلکہ کمال ایمان ہے، اساس ایمان ہے۔ اسی ادب و احترام میں دین و دنیا کی کامیابی و کامرانی ہے۔ ادب کا دامن ہاتھ میں ہے تو فوز و فلاح قدم چومے گی اور اگر گوہر ادب

خاک غفلت میں گم ہو گیا تو مصائب و آلام مقدر بن جائیں گے۔ اے رب غفار دہلیز مصطفیٰ ﷺ بلکہ کوچہ مصطفیٰ ﷺ کے کتوں کے تلووں کی خاک کا بھی ادب و احترام ہمارے رگ و ریشہ میں پیدا فرمادے۔ (آمین بحق طٰہٰ و یٰسین ﷺ)

عقائد میں کسی کے دخل دینے کی ضرورت کیا
قیامت پر بھی کوئی فیصلہ باقی تو رہنے دو

خاکپائے غوث و رضا

محمد اشرف قادری رضوی

علماء اہل سنت کی گرانقدر تصانیف

حضرت علامہ مولانا عبدالرزاق چشتی بھترالوی کی تصنیفات

برزخی زندگی کے احوال [illegible]
موت کا منظر

تسکین الجنان فی
محاسن کنزالایمان

عقائد صحیحہ کا قابل قدر تذکرہ
شمع ہدایت

قرآن و حدیث کی روشنی میں
عورت کا مقام

[illegible]
السراجی فی المیراث
[illegible]

اظہار محبت رسول
انگوٹھے چومنا مستحب ہے

نماز کے بعد
ذکر مستحب ہے

[illegible]
اقامت (تکبیر)
بیٹھ کر سننا مستحب ہے

[illegible]
نورالایضاح کا عربی حاشیہ
ذریعۃ النجاح مع نورالایضاح

[illegible]
تذکرۃ الانبیاء

[illegible]
تلخیص المفتاح [illegible]

میزان الصرف
([illegible] حاشیہ)

اذان کے ساتھ
درود وسلام مستحب ہے

[illegible]
المظہر النوری علی مختصر القدوری
(زیر طبع)

فقہ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا
کنزالدقائق عربی حاشیہ
(زیر ترتیب)

[illegible]
امام اعظم اور فقہ حنفی

حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب صاحب ہزاروی کی تصنیفات

[illegible]
فوائد درود شریف

[illegible]
التبیان فی [illegible] **الاذان**

[illegible]
القول المقبول لنفی فی ما الرسول

العوارف العنبریہ فی
المیلاد النبویہ

اصول فقہ کی مشکل ترین کتاب
حسامی [illegible]
(زیر ترتیب)

[illegible]
سبعہ فوائد [illegible]

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد فضل الدین صاحب نقشبندی کی تصنیفات

چالیس منتخب احادیث کی جامع تشریح
اربعین نقشبندی

[illegible]
قطب الارشاد فی جواز حیلۃ الاسقاط

[illegible]
التبرک بآثار الصالحین

[illegible]
البرات فی الصدقات

[illegible]
دعا بعد از نماز جنازہ

[illegible]
قیام شب برأت

حضرت علامہ مولانا سردار احمد حسن صاحب سعیدی کی تصنیفات

قربانی کے فضائل مسائل کا جامع مختصر مجموعہ
حقیت قربانی

[illegible]
شرح نحو میر

ابتدائی طلبہ و طالبات کے لیے [illegible] کتاب
صرف سعیدی [illegible]

مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

☎
552781

55271